سوال

(85) دل میں آنے والا برائیوں کا خیال قابل معافی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض اوقات میرے دل میں کسی منکر فعل یا قول کا خیال آتا ہے لیکن اکثر وبیشتر میں اس قول یا فعل کا اظہار نہیں کرتا، تو کیا اس صورت میں بھی مجھے گناہ ہوگا؟ نیز حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے کیا مقصود ہے؟

لِلَّهِ ما فِى السَّمـٰوٰتِ وَما فِى الأَرضِ ۗ وَإِن تُبدوا ما فى أَنفُسِكُم أَو تُخفوهُ يُحاسِبكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغفِرُ لِمَن يَشاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلىٰ كُلِّ شَىءٍ قَديرٌ ﴿٢٨٤﴾... سورة البقرة

''آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس آیت کریمہ کو حسب ذیل آیت نے منسوخ کر دیا ہے:

لا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفسًا إِلّا وُسعَها ۚ لَها ما كَسَبَت وَعَلَيها مَا اكتَسَبَت ۗ رَبَّنا لا تُؤاخِذنا إِن نَسينا أَو أَخطَأنا ﴿٢٨٦﴾... سورة البقرة

''اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔''

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے ایسا ہی کیا۔'' (۱) صحيح مسلم، الايمان، باب بيان تجاوز الله تعالىٰ عن حديث النفس الخ حديث: 127)

«إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَالَمْ تَعْمَلْ، أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ»

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو دل میں پیدا ہوں جب تک ان کے مطابق نہ کر لیا جائے یا بات نہ کر لی جائے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ دل میں پیدا ہونے والے وسوسے اور بعض برائیوں کے ارادے قابل معافی ہیں، جب تک کہ ان کو قول یا فعل کی صورت میں عملی جامہ نہ پہنا دیا جائے اور اگر اس ارادے کے مطابق عمل کو اللہ تعالیٰ کے خوف کے پیش نظر ترک کر دیا جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھ دیتا ہے، جیسا کہ نبی اکرمe کی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص82

محدث فتویٰ